عورتوں کا کربلا اور بغداد شریف وغیرہ زیارات کے لئے جانا

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3282

تاریخ اجراء: 16 جمادی الاولیٰ 1446ھ/19 نومبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا اسلامی بہنیں کربلا، بغداد شریف، ایران، عراق کی طرف زیارت کے لئے جاسکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

موجودہ دور میں عورتوں کو (روضہ انور کی حاضری کے علاوہ کہ وہ واجب یا قریب بواجب ہے) مزارات کی حاضری مطلقاً منع ہے، علماء نے فرمایا کہ عورت سے جمعہ (جو فرض عین ہے) کا ساقط ہونا، اور نماز جنازہ (جو فرض کفایہ ہے) اور جماعت (جو واجب ہے) کی حاضری کا منع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو مزارات کی حاضری (جو فقط مستحب ہے) سے بھی بدرجہ اولی منع کیا جائے گا۔ لہذا خواتین کو کربلا، بغداد شریف، ایران، عراق کی زیارات کے لئے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ خواتین کو چاہیے کہ گھر پر رہتے ہوئے صاحبِ مزار کی ارواح کو ایصالِ ثواب کر دیں، ان شاء اللہ حکمِ شرعی پر عمل اور ایصالِ ثواب دونوں کا اجر ملے گا۔

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے: ”لقد کرہ اکثر العلماء خروجھن الی الصلوات فکیف الی المقابر؟ وما اظن سقوط فرض الجمعۃ علیھن الا دلیلا علی اسماکھن عن الخروج فیما عداھا“ اکثر علماء نے عورتوں کا نماز کے لئے نکلنے کو مکروہ قرار دیا ہے، تو قبرستان میں جانے کی کیسے اجازت ہو گی؟ میرا یہ گمان ہے کہ عورتوں سے جمعہ کا ساقط ہو جانا جو فرض ہے اس بات کی دلیل ہے کہ عورتوں کو جمعہ کے علاوہ نکلنے سے بھی منع کیا جائے گا۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج 8، ص 69، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

عورتوں کے جنازے میں حاضر ہونے کے متعلق بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: ”لا ینبغی للنساء ان یخرجن فی الجنازۃ“ ترجمہ: عورتوں کو جنازے میں جانے کی اجازت نہیں۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج 2، ص 207، دار الکتاب الإسلامي)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ عورتوں کی جماعت اور قبرستان کی حاضری کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: "ان الفتوی علی المنع مطلقا ولو عجوزا ولو لیلا فکذلک فی زیارۃ القبور بل اولی" ترجمہ: فتوی اس بات پر ہے کہ عورتوں کو جماعت کی حاضری مطلقا منع ہے، اگرچہ بوڑھی ہوں اگرچہ رات کو جائیں، ایسے ہی زیاراتِ قبور کے بارے میں حکم ہے بلکہ اس میں بدرجہ اولی منع کی جائیں گی۔ (جد الممتار علی رد المحتار، ج3، ص686، مکتبۃ المدینہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "اصح یہ ہے کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی اجازت نہیں۔۔۔ اقول: (میں کہتا ہوں) قبورِ اقرباء پر خصوصاً بحال قرب عہد ممات تجدید حزن لازم نساء ہے اور مزاراتِ اولیاء پر حاضری میں احدالشناعتین (یعنی دو خرابیوں میں سے ایک) کا اندیشہ یا ترکِ ادب یا ادب میں افراط ناجائز، تو سبیل اطلاق منع ہے و لہٰذا غنیہ میں کراہت پر جزم فرمایا، البتہ حاضری و خاکبوسی آستان عرش نشان سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم اعظم المندوبات، بلکہ قریبِ واجبات ہے، اس سے نہ روکیں گے اور تعدیلِ ادب سکھائیں گے۔" (فتاوی رضویہ، ج9، ص537،538، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم